السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذمی کے ساتھ معاملہ کے لئے مثالی طریقہ کیا ہے ؟ کیا ہم اس سے عام معاملہ ہی کریں گے یا اس کی کوئی خاص نوعیت ہو گی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!
الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

ذمی کے ساتھ مسلمانوں کا معاملہ کا مثالی طریقہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ ذمہ کی وفا کی جائے جیسا کہ ان آیات واحادیث سے ثابت ہے جن میں ایفاء عہد حسن سلوک اور عادلانہ معاملہ کا حکم ہے ۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لا يَنهىٰكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذينَ لَم يُقـٰتِلوكُم فِى الدّينِ وَلَم يُخرِجوكُم مِن دِيـٰرِكُم أَن تَبَرّوهُم وَتُقسِطوا إِلَيهِم إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ المُقسِطينَ ٨ ... سورة الممتحنة

جن لوگوں نے تم سے دین کے بارے میں جنگ نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ان کے ساتھ بھلائی اور انصاف کا سلوک کرنے سے اللہ تم کو منع نہیں کرتا اللہ تو انصاف کرنے والوں کو درست رکھتا ہے ۔" ذمی سے بات اچھے انداز سے کی جائے عموما احسان کی جائے الا یہ کہ شریعت نے اس سے منع کر دیا ہو مثلا یہ کہ اسے پہلے سلام نہ کیا جائے ۔ مسلمان خاتون سے اس کی شادی کی جائے کسی مسلمان وراثت سے اسے حصہ نہ دیا جائے اور اسی طرح کے دیگر امور جن کی ممانعت کے بارے میں نص وارد ہے اس موضوع کی تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے علامہ ابن قیم جوزیہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "احکام اہل الذمہ" اور اہل علم کی دیگر کتب ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38